باب: 60

شیخ سعدیؒ

(1200-1292 AD)

سعدیؒ کا اصل نام شیخ مشرف الدین ہے۔ آپ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عبداللہ شیرازی ایک متقی اور عبادت گذار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی والدہ بھی درویش صفت خاتون تھیں۔ گھر کے مذہبی ماحول کے تحت سعدیؒ بچپن ہی سے نماز روزے کے پابند ہوگئے تھے۔ والد کا انتقال آپ کے بچپن ہی میں ہوگیا تھا جس کے بعد آپ کی پرورش سعد بن زنگی کے زیر نگرانی ہوئی۔ اسی کے پیش نظر آپ نے اپنے آپ کو "سعدی" کہنا شروع کردیا۔

سعدیؒ نے ابتدائی تعلیم شیراز کے مدرسوں میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ بغداد گئے جہاں آپ کو بڑے بڑے علما سے استفادہ کا موقع ملا۔ یہاں آپ نے عربی ادب کے علاوہ دینی علوم سیکھے۔ آپ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ علم کے حصول میں گذارا۔ شیخ صاحبؒ نہایت قوی اور جفاکش شخصیت کے مالک بھی تھے۔ چناں چہ آپ نے بہت سیاحت بھی کی۔ آپ نے متعدد بار حج بھی کیے۔ آپ کے آخری بارہ پندرہ سال مراقبہ، مجاہدہ، تصوف کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ میں کٹے۔ اسی لیے اہل اللہ آپ کو صوفیا اور اولیاء میں شمار کرتے ہیں۔

بنیادی طور پر شیخ سعدیؒ، فارسی کے ایک بہت بڑے شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ گلستان اور بوستان، شیخ سعدیؒ کی ایسی تصانیف ہیں جن کو سدا بہار حیثیت حاصل ہے۔ ان دونوں کتابوں میں پند و نصائح، تہذیب و اخلاق، حسنِ قبول اور فصاحت و بلاغت بے بہا ہے۔ آپ کی ان کتابوں کی مقبولیت کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ اِن کا متعدد زبانوں میں مختلف ممالک اور مختلف مکتبۂ فکر کے لوگوں نے ترجمہ کیا۔ اسی طرح آپ کی تصنیف " شاہ نامہ " کو بھی دنیا بھر میں بہت پسند کیا گیا۔ ان کتابوں نے مذہب اور شاعری میں تصوف کی روح پھونک دی۔ ان میں تحریر کردہ نعتیں، حکایات، قصے اور کہانیاں، شریعت و طریقت کے اسرار و رُموز کھولتی ہیں۔ یہ سب مذہب کی عظمت کو اُجاگر کرتی ہیں اور اکثر قرآن کی تفسیر بھی بیان کرتی ہیں۔

شیخ سعدیؒ کے شعری مجموعات کے علاوہ نثری تصانیف میں تاریخ عباسیہ، تاریخ بغداد (8 جلدیں) ، جزائرافریقہ (8 جلدیں) اور "تصوف میں چند مسائل" بھی ہیں۔ شیخ سعدیؒ کو دنیا بھر کے دانشوروں نے نظم اور نثر دونوں ہی کا امام تسلیم کیا ہے۔

اُن دنوں ایران میں منگولوں کی آمد کے نتیجہ میں ملک میں ایک بے چینی کی سی فضا پیدا ہو گئی تھی۔ چناں چہ سکون کی تلاش میں، شیخ سعدیؒ ایران سے چل پڑے اور مختلف ملکوں کی سیاحت شروع کر دی۔ آپ ایک طرف اناطولیہ، شام، مصر اور عراق گئے تو دوسری طرف آپ نے سنٹرل ایشیاء اور ہندوستان کا بھی طویل سفر کیا۔ آپ کے یہ دورے تقریباً 25 سال پر محیط رہے۔ یوں آپ کو مارکو پولو یا ابن بطوطہ کی طرح کا ایک بڑا سیاح شمار کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے ان تمام سفر کا اہم پہلو یہ رہا تھا کہ آپ نے ان ملکوں کے نہ صرف بڑے شہر دیکھے بلکہ گاؤں گاؤں، قریہ قریہ جا کر مقامی عالموں، استادوں، طالب علموں، تاجروں، کسانوں، مزدوروں، غرض ہر طبقے کے لوگوں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ اُن سے خود بھی بہت کچھ معلومات حاصل کیں اور ان کو بھی بہت کچھ سکھایا۔ آپ کے ان دَوروں کو ایک طرح سے تبلیغی دورے بھی کہا جا سکتا ہے۔

شیخ سعدیؒ کی ذات، بہ طور عظیم شاعر، دانشور، سیاح اور ایک بزرگ صوفی کے دنیا بھر میں پہچانی جاتی ہے۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ "۔ اُمت کی مثال ایسی ہے جیسے جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہو جائے تو اس کا درد پورا جسم محسوس کرتا ہے۔"۔ شیخ سعدیؒ نے اسی مشہور حدیث مبارکہ کے پیغام کو پوری انسانیت کے تناظر میں اپنی شاعری میں ادا کیا۔ شیخ سعدیؒ کی یاد میں آپ کے کہے ہوئے اُن اشعار کا ترجمہ نیویارک کے " Hall of Nations " کے صدر دروازے پر آج بھی یوں نصب ہے:

Of one Essence is the human race
Thusly has Creation put the Base
One Limb impacted is sufficient
For all Others to feel the Mace

سعدی شیرازیؒ کا انتقال ذیقعدہ 691AH /1292AD میں ہوا۔ اُس وقت آپ شیراز میں ہی مقیم تھے۔ آپ کا مزار شہر کے مشرقی جانب آج بھی موجود ہے۔

Siddiqui Publications